احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 11- مئی 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 11- مئی 2000ء - 6 صفر المظفر 1421 ہجری - 11 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 105

اندھیری رات کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات اپنی باری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پا کر میں پریشان ہوئی۔ اندھیرے میں ادھر ادھر ہاتھ مارا تو آپ کو حالت سجدہ میں یہ دعا کرتے پایا اے اللہ میرے پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ معاف فرمادے۔

(سنن نسائی کتاب التطبیق حدیث 1113)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خداتعالیٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خداتعالیٰ سے صاف ہو۔ خداتعالیٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ مرنا تو بے شک سب نے ہے مگر یہ موتیں جو آج کل ہو رہی ہیں یہ تو ذلت کی موتیں ہیں۔ خداتعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کہ ایک ابھی دفن نہیں ہوا تھا کہ دوسرا جنازہ تیار ہے۔ پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو تا خداتعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

حضرت علیؓ کی نسبت روایت ہے کہ ایک کافر نے جس پر قابو پا چکے تھے ان کے منہ پر تھوکا تو آپ نے چھوڑ دیا۔ اس نے پوچھا یہ کیوں؟ تو فرمایا اب میرے نفس کی بات درمیان میں آگئی۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نفسانی کاموں سے اس قدر الگ ہیں تو مسلمان ہوگیا۔ ایسے ایسے عملی نمونوں سے وہ کام ہو سکتا ہے جو کئی تقریریں اور وعظ نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 272)

محترم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ وفات پا گئے

ربوہ 10 مئی 2000ء کل شام بوقت ساڑھے سات بجے دیرینہ خادم سلسلہ محترم مولانا محمد دین صاحب مربی جماعت احمدیہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں رحلت فرما گئے۔ بوقت وفات ان کی عمر 73 سال تھی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے مختلف اضلاع گجرات۔ فیصل آباد، کوٹلی، میرپور خاص، بہاولپور، رحیم یار خان، ملتان اور نواب شاہ میں خدمات دینیہ بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ہومیوپیتھی کے ماہر تھے۔ ضرورت مندوں کا علاج مفت کیا کرتے تھے۔ سندھ کے علاقے میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت ملنسار ہنس مکھ اور ہمدرد انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اپنے اعمال سے اپنے احمدی ہونے کا ثبوت دو

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ہر ایک کو اپنے کو ٹٹولنا چاہئے۔ اور تلاش کرنا چاہئے۔ کہ ہم میں وہ بات ہے کہ نہیں۔ جو مسیح موعود کی غرض بعثت ہے۔ اور جس کے ماننے پر انعام اور نہ ماننے پر سزا ہے اگر ہم میں وہ بات نہیں۔ تو یہ دعا نعوذ باللہ اکارت گئی۔ جو تیرہ سو برس سے مانگی جا رہی ہے۔ اور آئندہ قیامت تک مانگی جاتی رہے گی۔ جس کا مطلب ہوگا۔ کہ خدایا ہمیں مسیح موعود کا جو آچکا ہے ماننے والے بنا۔ اور جو اس کے منکر ہیں۔ ان میں سے نہ بنا۔ پس ہمیں وہ امتیاز حاصل کرنا چاہئے۔ اگر ہم میں وہ خاص بات ہے تو ہم مبارک ہیں۔ اور اگر کسی قدر ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور اگر نہیں تو اس کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ مسیح موعود کو ماننے والوں کو اپنے آپ میں دوسروں سے امتیاز پیدا کرنا چاہئے۔ اور جس کو دشمن بھی دیکھ کر ماننے کے لئے مجبور ہو۔ وہ دیکھیں کہ ہم اپنے عقائد میں اعمال میں اخلاق میں عبادت و روحانیت میں معاملات قرابت و لین دین میں رشتہ داروں کے ساتھ سلوک میں کچھ امتیاز رکھتے ہیں۔ اگر وہ چیز ہمیں مل گئی تو ہم مبارک اور اگر نہیں تو ہمیں اس کی تلاش کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم مسیح موعود کی غرض بعثت کو پہچانیں اور اس غرض کو حاصل کریں اور ان امور کو قائم کریں اور اپنی نسلوں تک اور وہ اپنی نسلوں تک اور اسی طرح ایک بڑے سلسلہ تک ہم اس کو پہنچائیں۔ آمین۔

(خطبات جمعہ جلد 7 ص 39)

میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ یہ خدا نے ایک موقع دیا ہے۔ اس کو غنیمت جانو۔ اپنے نفسوں کی درستی کرو۔ اپنے اعمال سے اپنے احمدی ہونے کا اظہار کرو۔ سچے دین کی سچائی سچے اعمال سے ثابت کرو۔ محض دعویٰ سے کچھ نہیں ہوتا۔ دین کا دعویٰ کرنے والے تو پہلے بھی بہت موجود تھے۔ تم اپنے اندر بین فرق پیدا کرو۔ تاکہ تمہاری اصلاح سے لوگوں کو فائدہ ہو۔ مومن کی یہ شرط ہے۔ کہ خدا اس کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ اور اس کے دشمن کو ہلاک کرتا ہے۔ اگر خدا اس کی نصرت اور حفاظت نہیں کرتا۔ تو اس کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں کوئی کمی ضرور ہے۔ مومن کو تو ہر وقت ڈرنا چاہئے رسول کریم ﷺ کی یہ حالت تھی۔ کہ زور کی آندھی آجائے۔ تو گھبرا جاتے تھے۔ مگر زندہ مومن سے خدا کا معاملہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ تم زندہ مومن بنو۔ ایسا نہ ہو کہ خدا کے وجود کا پتہ ہی نہ ہو۔ مومن وہی ہے جس کو خدا نظر آجائے۔ اس کو معلوم ہو جائے۔ کہ واقعی خدا ہے، خدا ان آنکھوں سے تو نظر نہیں آتا۔ مگر اس دنیا میں اندھے کو کس طرح پتہ لگتا ہے کہ اس کے رشتہ دار ہیں ان کے سلوک سے۔ اسی طرح خدا کے سلوک سے پتہ لگ جانا چاہئے کہ خدا ہے۔ اور جب تک کوئی ایسا مومن نہیں اس کا ایمان لغو اور فضول ہے۔ (خطبات جمعہ جلد 7 ص 94)

فرخ سلطانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 57

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

جمع نماز

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے قیام کے دوران ظہر اور عصر۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں حالانکہ نہ اس دن بارش ہو رہی تھی اور نہ کسی قسم کا خوف و خطر تھا۔ لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا۔ آخر نمازیں جمع کر کے پڑھانے کا مقصد کیا تھا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ حضورؐ کی غرض یہ تھی کہ بوقت ضرورت امت کو کسی مشکل یا حرج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلوٰتین فی الحضر)

سجدہ سہو

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ نماز میں ہم نے محسوس کیا کہ کوئی کمی بیشی ہوئی ہے۔ نماز کے بعد ہم نے عرض کیا۔ حضور! نماز کے بارہ میں کوئی نئی ہدایت نازل ہوئی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضور نے ابھی اس اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح میں بھی بھول سکتا ہوں۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو دو سجدے سہو کرے پھر آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے۔

(مسند احمد جلد 1 ص 224)

نیت کے مطابق

حضرت معن بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی غرض سے نکالے اور مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھے کہ کسی مستحق کو دے دینا۔ میں گیا اور وہ دینار اس شخص سے لے لئے اور گھر آگیا۔ جب میرے والد کو اس کا علم ہوا تو وہ مجھ سے بحث کرنے لگے کہ میں نے تمہیں دینے کے لئے یہ صدقہ کی رقم نہیں رکھی تھی۔ آخر یہ معاملہ تصفیہ کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے میرے والد سے فرمایا۔ اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کے مطابق ثواب مل گیا اور مجھے فرمایا اے معن! جس غرض سے تم نے رقم لی ہے اس میں خرچ کر سکتے ہو۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی ابنہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

استغفار

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ دعا مانگتے اے میرے اللہ! تو سلامتی والا ہے۔ تیری طرف سے ہی سلامتی ملتی ہے۔ اے جلال اور عزت والے خدا! تو برکتوں کا مالک ہے۔ امام اوزاعی جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ حضور استغفار کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے بتایا۔ استغفراللہ! استغفراللہ! پڑھتے تھے۔ یعنی میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

کیسے روک دوں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غریب مہاجر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مال والے بہت ثواب لے گئے اور قائم رہنے والی نعمتوں کے مالک بنے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ وہ رضائے الٰہی کے لئے غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھاؤں جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تم سے بعد میں آئیں گے (یعنی اس بات کی برکت سے تم سے کوئی بھی آگے نہ بڑھ سکے گا) سوائے اس کے کہ وہ بھی ایسا ہی کرنے لگ جائیں جیسا تم کرو۔ ان مہاجر صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایسی بات ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔ چنانچہ صحابہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ غریب مہاجر آپ کی خدمت میں آئے اور شکایت کی کہ ہمارے دولت مند بھائیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی ہے اور وہ بھی یہ ورد کرنے لگ گئے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر)

● ● ● ● ●

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 12- مئی 2000ء

- 12-40 a.m. ایم ٹی اے لائف اسٹائل۔
- 1-00 a.m. آل پاکستان مشاعرہ
- 2-05 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
- 2-35 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 119
- 3-35 a.m. عربی سیکھئے۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
- 4-50 a.m. چلڈرنز کارنر
- 5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
- 6-20 a.m. ایم ٹی اے لائف اسٹائل۔
- 7-30 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 287
- 8-40 a.m. عربی سیکھئے
- 8-55 a.m. ہومیوپیتھی کلاس نمبر 119
- 10-05 a.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں
- 10-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 11-15 a.m. کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
- 11-50 a.m. سرائیکی پروگرام۔
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب
- 2-00 p.m. اردو کلاس نمبر 287
- 2-50 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 3-25 p.m. بنگالی سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
- 4-50 p.m. نظم۔ درود شریف۔
- 5-00 p.m. خطبہ جمعہ۔ (براہ راست)
- 6-05 p.m. دستاویزی پروگرام۔
- 6-25 p.m. مجلس عرفان (نئی) (ریکارڈ: 5- مئی 2000ء)
- 7-30 p.m. خطبہ جمعہ
- 8-30 p.m. چلڈرنز کارنر۔
- 8-55 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
- 10-30 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 288
- 11-30 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 322

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 13- مئی 2000ء

- 12-30 a.m ایم ٹی اے بیلجیم پروگرام۔
- 1-05 a.m. دستاویزی پروگرام۔
- 1-30 a.m. خطبہ جمعہ۔
- 2-55 a.m. مجلس عرفان۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 5-10 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 322
- 6-15 a.m. خطبہ جمعہ۔
- 7-30 a.m. اردو کلاس نمبر 288
- 8-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے۔
- 8-55 a.m. مجلس عرفان۔
- 10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
- 11-25 a.m. ایم ٹی اے ماریشس (انصار سیمینار)
- 12-00 p.m. ایم ٹی اے ماریشس (لجنہ کوئز)
- 12-30 p.m. دستاویزی پروگرام۔
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 322
- 2-05 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 288
- 2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 p.m. ڈینش سیکھئے
- 5-05 p.m. جرمن ملاقات (نئی) (ریکارڈ: 6- مئی 2000ء)
- 6-05 p.m. بنگالی سروس۔
- 7-10 p.m. کوئز: خطبات امام
- 7-45 p.m. چلڈرنز کلاس (نئی) (ریکارڈ- 13- مئی 2000ء)

اتوار 14- مئی 2000ء

- 12-55 a.m عربی پروگرام۔
- 1-25 a.m. چلڈرنز کلاس۔
- 2-25 a.m. ایم ٹی اے ورائٹی۔
- 2-55 a.m. جرمن سے ملاقات
- 4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-50 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
- 5-15 a.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 323
- 6-15 a.m. کینیڈین پروگرام۔
- 7-15 a.m. اردو کلاس۔ نمبر 289
- 8-30 a.m. ڈینش سیکھئے۔
- 8-55 a.m. چلڈرنز کلاس (نئی) (ریکارڈ- 13- مئی 2000ء)
- 10-05 a.m. تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ خبریں۔
- 11-10 a.m. کوئز۔ خطبات امام۔
- 11-30 a.m. جرمن ملاقات۔
- 12-30 p.m. ایم ٹی اے ورائٹی۔
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب۔ نمبر 323
- 1-55 p.m. اردو کلاس۔ نمبر 289
- 2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
- 4-40 p.m. چائنیز سیکھئے
- 5-10 p.m. ناصرات اور لجنہ سے ملاقات (نئی) (ریکارڈ- 7- مئی 2000ء)
- 6-10 p.m. بنگالی سروس۔
- 7-10 p.m. خطبہ جمعہ۔
- 8-25 p.m. چلڈرنز کلاس
- 8-55 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت۔ سیرۃ النبی

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عرفانِ حدیث نمبر 44

سب سے بہتر صدقہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ وخیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے فلاں کو اتنا دیدو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے۔)

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فضل صدقۃ الشحیح)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو اور غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ اس تنگی ترشی کی حالت میں اگر تو خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرے گا تو یہ سب سے اچھا خرچ کرنا ہے۔

فرمایا صدقہ اور خیرات میں دیر نہ کر کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو تیرے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ تو یہ لوگ اس تنبیہ کو خوب پیش نظر رکھیں۔ جتنا مرضی جوڑیں، جو چاہیں کریں ایک وقت آ جانا ہے کہ جان حلق کو پہنچے گی۔ پھر جان حلق کو پہنچے گی تو پھر یہ وصیتیں کہ فلاں کو اتنا دے دینا، فلاں رشتہ دار کو اتنا دینا، فلاں بیٹے کو اتنا دینا، بیٹی کو اتنا دینا، کسی کام نہیں آئیں گی۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تمہارا رہا ہی نہیں۔ جب جان حلق کو پہنچ جائے تو تم مالک ہی نہیں رہتے، تو یونہی بانٹتے پھرتے ہو، کیا مقصد ہے اس کا؟ کوئی بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ نہ تمہیں ہو گا نہ ان کو جن کو تم گویا خدا کا مال بے دھڑک تقسیم کر رہے ہو جو تمہارا رہا ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود (۔) اپنے بعض (رفقاء) کی مثال پیش فرماتے ہیں جن کا مسلک بالکل مختلف تھا۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانے میں مالی تنگی کے واقعات بھی ملتے ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ جماعت ویسے ہی بہت غریب تھی اور اس غربت کی وجہ سے معمولی پیسہ پیسہ ادا کرنا بھی مشکل ہو جایا کرتا تھا۔ اب تو حالات بدل چکے ہیں لیکن ایک ایسے طریق پہ بہلے ہیں جن سے دل کو دکھ پہنچتا ہے۔ ظاہری طور پر جماعت کے بہت سے لوگ امیر ہو رہے ہیں اور دل غریب ہو رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ خبردار فقر دل کا فقر ہوا کرتا ہے۔ غربت وہ ہے جو دل پر ٹوٹی ہے۔ ورنہ اگر انسان کے پاس خالی مال ہو اور وہ بظاہر سخی ہو تو اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں کیونکہ دل کا غریب ہونا اس کے خرچ کی راہ میں حائل ہوا کرتا ہے۔ وہ للہ نہیں رہتا۔ دکھاوے کے لئے تو کر سکتا ہے مگر اللہ کی خاطر نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود (۔) نے سب سے زیادہ پیار سے حضرت حکیم نور الدین (۔) جو بعد میں خلیفۃ المسیح الاول ہوئے، ان کا ذکر فرمایا ہے۔ اتنی محبت، اتنے پیار سے کہ رشک آتا ہے اس کو سن کر۔ جس پر خدا کا (مامور) رشک کر رہا ہو اس پہ ہم کیوں رشک نہ کریں۔ بہت لمبی عبارتیں ہیں ان میں سے میں نے صرف ایک چھوٹی سی عبارت چنی ہے تا کہ نمونۃً آپ کو بتا سکوں کہ انفاق فی سبیل اللہ کہتے کس کو ہیں۔ فرماتے ہیں "اگر میں اجازت دیتا" یعنی مسیح موعود (۔) کی تحریر ہے۔ "اگر میں اجازت دیتا تو سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہردم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتا" یعنی خلیفۃ المسیح الاول کو اگر میں اجازت دیتا۔ صاف ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی راہ میں آپ کا اجازت نہ دینا روک بنا ہوا تھا۔

اور ایک اور سلیقہ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ادب کا یہ سمجھ آیا کہ جانتے تھے کہ خدا کی راہ میں سب کچھ خرچ کر دینا ایک دل کی تمنا ہے مگر امام کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا۔ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ خواہش کے باوجود خرچ نہیں کر رہے۔ جنہوں نے سب کچھ جو خرچ کیا ہے وہ بھی بہت ہے لیکن جو نہیں کیا اور اس کی تمنا موجود ہے اس کی راہ میں صرف اجازت روک ہے۔ پس امام کا ادب اور اس کی اجازت آپ کے نزدیک ایک بہت اہم مقام رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں۔ "ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں" اب یہ خطوط بہت لمبے ہیں اور بڑے پر لطف بھی ہیں مگر دلگداز بھی ہیں۔ میں نے تو جب بھی ان کو پڑھ کر سنانے کی کوشش کی ہے برداشت نہیں سکا۔ ہمیشہ جذبات نے اتنا مغلوب ہو جاتا رہا ہوں کہ گلے سے ٹھیک طرح آواز نہیں نکلتی تھی لیکن ایک چھوٹا سا اقتباس نمونتاً میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ تحریر کا نمونہ آپ پیش کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (۔) کی خدمت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول لکھ رہے ہیں کہ یعنی حضرت حکیم نور الدین "میں آپ کی راہ میں قربان ہوں میرا جو کچھ ہے میرا نہیں، آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں" اب کمال راستی کہنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ تو صادق تھے اور حضرت مسیح موعود (۔) جانتے تھے کہ راستی کے سوا اس کا کوئی کلام نہیں ہے مگر پھر بھی اپنے جوش میں عرض کرتے ہیں "میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔"

اگر خرچ ہو جائے میں لفظ "اگر" وہ لفظ ہے جس کے متعلق میں پہلے بات کر چکا ہوں۔ روک تھی تو مسیح موعود (۔) کی طرف سے روک تھی۔ آپ سب مال نہیں لینا چاہتے تھے اور یہ ایک ایسا اسلوب ہے ادب کا جسے جماعت کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ پیش کرتے ہیں، بعض لوگ اور بھی ایسے ہیں، اب بھی ہیں، جو یہ کہتے ہیں کہ سب کچھ لے لیں لیکن میرا دل اجازت نہیں دیتا اور اس اجازت نہ دینے کا مجاز مجھے مسیح موعود (۔) نے بنایا ہے۔ آپ بھی بعض موقعوں پر اجازت نہیں دیتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ نعوذ باللہ آپ کو خدمت کرنے والے کے اخلاص پر شک تھا، اس لئے کہ آپ جانتے تھے کہ سب کچھ لینا بعض خرابیاں بھی پیدا کر سکتا ہے۔ ایک ان میں سے مثلاً یہ ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کی محرومی نمایاں ہو جائے گی۔ کچھ ایسے ہوں گے جو سب کچھ دے رہے ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو بہت کچھ اپنے لئے روک رکھ رہے ہوں گے۔ تو ان کے مقابل پر آ کر وہ اپنی کم مائیگی کے احساس کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن یہ ایک خیال ہے بہت سے اور بھی مصالح ہیں جن کی وجہ سے حضرت مسیح موعود (۔) ان کا سب مال قبول کرنے سے احتراز فرماتے تھے۔

اب اسی تعلق میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی ایک روایت بیان کرتا ہوں جو انہوں نے منشی ظفر احمد صاحب، اپنے والد (۔) سے سنی اور انہی کے الفاظ میں اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول، حضرت حکیم نور الدین کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگ تھے جن کی یہی تمنا تھی۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب روایت کرتے ہیں اپنے باپ کی زبان میں۔ ایک دفعہ حضور لدھیانہ میں تھے میں حاضر خدمت ہوا، یعنی حضرت منشی ظفر احمد صاحب، میں حاضر خدمت ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ کی جماعت

باقی صفحہ 6 پر

ماہ اکتوبر 99ء میں کھلنا کی احمدیہ بیت الرحمٰن میں بم کا ایک خوفناک دھماکہ ہوا جس سے سات احمدی قربان اور متعدد زخمی ہوئے۔ اس سانحہ کی درد بھری چشم دید روداد کھلنا میں متعین مربی سلسلہ صدیقی صاحب نے خصوصی طور پر بھجوائی ہے۔ جو بغرض دعا ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

سانحہ بیت الرحمٰن کھلنا

چشم دید واقعات پر مشتمل روداد

خاکسار کے دل میں گزرتا تھا کہ بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے قربانی کی ضرورت ہوگی۔ ناصر آباد جماعت پر لمبے عرصہ سے ظلم ہو رہا تھا۔ ان کی تکلیف مجھے بہت تکلیف دیتی تھی۔ میں دعا کرتا تھا کہ بنگلہ دیش میں احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ میری قربانی قبول فرمالے کیونکہ مجھے یہ منظور نہیں کہ میرے ہوتے ہوئے میرا کوئی اور احمدی بھائی قربان ہو۔

کھلنا میں بیت احمدیہ بیت الرحمٰن میں بم دھماکہ کے واقعہ سے کچھ ہی روز قبل ایک روز دعا کر رہا تھا کہ یکایک خیال آیا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے میری قربانی قبول نہ کرنی ہو بلکہ کسی اور کی قربانی خدا کو منظور ہو۔ چنانچہ دعا کی کہ ٹھیک ہے اگر میری قربانی منظور نہیں تو ایسے جوان ہمت لوگ ہمیں عطا ہوں جو قربانی پیش کریں اور وہ اللہ کو منظور ہو۔ کچھ روز بعد ہی 8۔ اکتوبر 1999ء بروز جمعہ کھلنا بیت احمدیہ میں نماز جمعہ کے لئے خطبہ ہو رہا تھا کہ بم کا خوفناک دھماکہ ہوا۔ فوری طور پر دو پیارے مخلص نوجوان عزیزم جہانگیر حسین اور نور الدین موقع پر جان قربان کر گئے۔ بعدہ چند گھنٹوں میں ایک ایک کر کے چار اور نہایت پیارے مخلص احمدی بھائی زخموں کی تاب نہ لاکر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

ان کے نام ہیں مکرم ڈاکٹر عبدالماجد، مکرم اکبر حسین، مکرم سبحان علی موڑل، مکرم محب اللہ صاحب اور اس کے دس بارہ روز بعد ہسپتال میں مکرم ممتاز الدین صاحب قربان ہو گئے۔

یہ واقعہ میں نے جس طرح مشاہدہ کیا۔ اس طرح ہے کہ میں حسب عادت عین وقت پر بیت الذکر میں گیا۔ اکثر لوگ حاضر تھے۔ میں نے خطبہ شروع کیا۔ بیعت کی حقیقت پر خطبہ پڑھ رہا تھا۔ مختلف اطراف سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ دور سے آئے ہوئے ایک زیر دعوت دوست نے جمعہ کے بعد بیعت بھی کرنی تھی۔ اچانک یوں لگا کہ مجھے زور کا دھکا لگا ہے اور میں پیچھے کی طرف گر گیا۔ پھر بس مجھے اتنا یاد ہے کہ دھوئیں سے گھر بھر گیا تھا اور یہ کہ میرا ایک پاؤں گھٹنے کے نیچے سے کٹ گیا ہے لیکن بالکل الگ نہیں ہوا بلکہ جلد کے ساتھ لٹک رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید بجلی کی تار کے ساتھ الجھ گیا ہو گا میں چلایا، دیکھا کہ کوئی مدد کو نہیں آتا۔ فوری خیال آیا کہ اس طرح پڑے رہنا ٹھیک نہیں فوری طور پر گھسٹ گھسٹ کر چند لمحوں میں بیت الذکر سے مشرق کی طرف باہر کھلی جگہ میں اتر آیا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ کیا ہوا۔ میں نے عورتوں بچوں کو روتے دیکھا۔ کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کیا ہوا۔ میں نے نوجوانوں سے کہا کہ مجھے جلدی ہسپتال لے چلیں۔ جمعہ کے معابعد کا وقت تھا سڑکوں پر گاڑیاں نہیں مل رہی تھیں۔ سائیکل رکشہ سائیکل وین، بس وغیرہ سے سوار ہو کر ڈیڑھ دو گھنٹے میں ہسپتال پہنچا اتنے میں اور بھی زخمی ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ کئی چہرے آکر مجھے دیکھ رہے تھے اور رو رہے تھے۔ مجھے کوئی پریشانی نہیں ہو رہی تھی۔ کچھ سمجھ بھی نہیں آرہا تھا کہ کیا ہوا۔ میں شدت سے طبی امداد کا انتظار کر رہا تھا۔

جماعت میری تھی۔ سب کو بہت نزدیک سے جانتا تھا۔ میں ان کے سب سے عزیز ترین تھا۔ وہ سب میرے قریب ترین تھے۔ ایک خاتون بمن آئی تو میں نے ان سے کہا کہ فوری طور پر Arnica Mont-CM لاکر سب کو استعمال کروائیں۔ چنانچہ یہ دوائی سب کو دی گئی اور بعد میں حضور انور کی طرف سے نسخہ موصول ہوا تو اس میں یہ دوا بھی تھی۔ شام سات آٹھ بجے کے قریب طبی امداد ملی۔ ایک طرح کا فوری آپریشن کر دیا گیا تھا۔ پاؤں جو کٹ کر جلد کے ساتھ لٹک رہا تھا۔ اس کو باندھ دیا گیا۔ جسے ایک دو روز بعد ڈھاکہ میں آکر کاٹ کر پھینکنا لازم سمجھا گیا۔ رات کو ہی ڈھاکہ سے جماعت کی امدادی ٹیم پہنچ گئی۔ صبح ایک ٹیم اور بھی پہنچ گئی۔ رات کو ایک دفعہ میری آنکھ کھلی تھی، صبح کو اچھی طرح میں جاگ گیا۔ بہت سے لوگ زخمی تھے بہت سے لوگ دیکھنے آرہے تھے۔ بعض کمزور دل کے رو رہے تھے۔ میں نے تلاش کیا کہ ڈاکٹر ماجد صاحب کہاں ہیں تو پتہ چلا کہ چھ قربان ہونے والوں میں وہ بھی شامل ہیں۔

مجھے جو بات دیکھ کر خوشی ہوئی وہ یہ کہ لوگ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی کی قربانی پر افسوس اور ماتم نہیں کر رہے تھے۔ سب ہی دوسرے کے لئے دردمند تھے کوئی اپنے عزیز کی وفات پر دکھ کا اظہار نہ کر رہا تھا۔ میں نے مکرم اکبر حسین قربان ہونے والے کے بیٹے Shohag کو دیکھا۔ 14/15 سال کی عمر ہے مگر پوری طرح حوصلہ اور ہمت سے ہے۔ سب لوگ دعاؤں میں مصروف تھے کہ مزید کسی کو نقصان نہ ہو اور حادثہ سے زخمی ہم سب جلد صحت یاب ہو جائیں۔ ہمیں بے حد خوشی ہے ایسی شاندار قربانی کا نمونہ ہمارے تمام مرد و زن بچوں نے دیکھا۔ بلا استثناء سب نے زبردست ایمان توکل اور حوصلہ دکھایا۔ خدام، انصار، لجنہ سب مل کر مریضوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے اور کمپلیکس کی حفاظت بھی کر رہے تھے حالانکہ تعداد میں بہت کم تھے۔

میری اہلیہ صاحبہ کی خالہ جان مکرمہ ڈاکٹر صادقہ حق جو کہ راولپنڈی کے محترم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی بہن ہیں اپنے بیٹے بلال احمد کو لے کر میری تیمارداری کے لئے پہنچ چکی تھیں۔ اسی طرح اردگرد کے اضلاع سے احباب پہنچ رہے تھے کہ کیا ہوا، کیا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ذہنی طور پر بہت مطمئن اور تندرست تھا۔ طے پایا کہ خاکسار اور 6/7 شدید زخمی مریضوں کو ڈھاکہ منتقل کیا جائے۔ بعد میں اور بھی بہت سے زخمی مریضوں کو ڈھاکہ لانا پڑا۔ بعد میں پتہ چلا کہ سازش بہت ہی خطرناک، شدید اور گہری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جماعت اور ہم سب کو محفوظ فرمایا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ بعض مخالف بھی ہسپتال میں ہمیں دیکھنے آئے جن کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دیکھنے آئے ہیں کہ ہم میں سے کتنے مرتے ہیں، کون مرتے ہیں۔ یہ تو الگ موضوع ہے، مجھے بیمار ہونے کی وجہ سے اس وقت کچھ معلوم نہ ہو رہا تھا۔ بعد میں پتہ چلا۔

باتیں تو بہت لمبی ہو سکتی ہیں مگر مختصر یہ ہے اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا وہ ہوا۔ مجھے جو لطف آیا وہ یہ "سندربان" اور کھلنا جماعت کے چھوٹے بڑے عورتیں مرد بچے بوڑھے سبھی نے اس قدر شاندار ایمانی قوت کا مظاہرہ کیا کہ میں بے حد متاثر ہوں میں کبھی تصور نہیں کر سکتا کہ یہ لوگ جو اتنے سادہ اور عام لوگ تھے اس قدر ایمان کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ سب کچھ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ واقعہ کے بعد عورتوں بچوں نوجوانوں نے بے حد شاندار نظم و ضبط، خدمت، ہر پہلو سے نہایت شاندار کارنامہ سر انجام دیا۔

اللہ تعالیٰ کا کرم یہ ہے کہ عورتیں اور بچے کوئی زخمی نہیں ہوئے۔ بم کے دھماکے سے قبل بچے باہر آگئے تھے۔ بم جہاں رکھا گیا تھا وہاں سے خلاف عادت وہ دھماکہ کے ساتھ مزید دیوار توڑ کر باہر کی طرف ٹیڑھا ہو کر نکلا ورنہ خاکسار کے علاوہ اور بہت سی جانیں قربان ہوتیں، بہت جانیں تلف ہوتیں۔ میرا بچ رہنا خود غیر معمولی معجزہ ہے۔ میرے قریب ہی بم پھٹا تھا جس کا ایک شرا جسے یہاں Sprinter کہتے ہیں پیٹ پر ایسی جگہ لگا کہ ذرا اندر جاتا تو میرا پھیپھڑا زخمی ہو جاتا۔ علاوہ ازیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دھماکہ کی آواز اس قدر شدید تھی کہ خاکسار نے کچھ نہیں سنا۔ مگر یکلخت سب نے دیکھا کہ ان کے کانوں میں تالا لگ گیا ہے۔ بعض کے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہیں۔ اکثر کو شنوائی میں کافی عرصہ تک تکلیف رہی اب بھی شاید بعض کو تکلیف ہے۔ خاکسار کو 1/2 روز بعد سمجھ آئی کہ ایک کان میں شنوائی متاثر ہوئی ہے۔ ڈیڑھ مہینہ تک تکلیف رہی اب بہتر محسوس کرتا ہوں۔

میں پھر اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ مجھے بے حد خوشی ہے یہ میری جماعت میرے بہت ہی پیارے لوگ تھے۔ قربان ہونے والوں کے رشتہ دار بار بار کہتے ہیں سب کے سب احباب کہتے ہیں کہ میرے لئے ان کو بہت زیادہ فکر رہا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان میں شامل رکھا۔ یہ مجھے خوشی ہے۔ اگر میں دور سے سنتا کہ وہ لوگ قربان ہو گئے تو بے حد تکلیف ہوتی۔ مجھے ان لوگوں سے ان کو مجھ سے اس قدر محبت ہے کہ بیان کے قابل نہیں۔

اب ایک ہی دعا ہے کہ ان قربان ہونے والوں اور جو بہت سے احباب زخمی ہوئے ہیں یہ ساری قربانی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کو ترقی اور غلبہ دے۔ ہزاروں لاکھوں لوگ بیعت کریں۔ نیز اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے۔ میرا انجام بخیر کرے۔ آمین یہ بات قابل ذکر ہے کہ بم دھماکہ کے پیچھے بڑی سازش کارفرما تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے جماعت کو محفوظ رکھا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ملک کی وزیر اعظم نے حکم دیا تھا کہ متاثرین کی ہر طرح، ہر ممکن مدد کی جائے۔ علاج کے لئے بہترین سہولتیں دی جائیں ضرورت ہو تو ہیلی کوپٹر کے ذریعہ مریضوں کو ڈھاکہ لایا جائے۔ اس لحاظ سے وزیر اعظم صاحبہ شکریہ کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔

ملک کے صرف دو مخالف اخبارات کے علاوہ تمام اخبارات اور بہت سے رسائل نے اس دھماکہ کے بارہ میں تفصیلی خبریں شائع کیں بلکہ کئی روز تک خبریں چھپتی رہے۔ اداریے اور کالم لکھے گئے اور اس حملہ کی شدید مذمت کی جاتی رہی۔ اور فرقہ واریت کے خلاف شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

بی بی سی۔ وائس آف امریکہ نے فوری طور پر تازہ خبریں بنگلہ سروس میں نشر کیں۔ بعض غیر ملکی ٹیلیویژن نے بھی باتصویر خبریں دیں۔ جماعت کے خلاف حملہ کی خبر اس قدر وسیع پیمانہ پر عالمی سطح پر چھپنا اور نشر ہوتے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

پوری جماعت بنگلہ دیش نے 1/2 روز شدید کرب و اضطراب میں گزارے کیونکہ بم دھماکہ کی خبریں اور بعض جانی قربانیوں کی خبریں پہلے روز پریشان کن تھی۔ میری بیوی بچوں نے بہت حوصلہ اور صبر دکھایا جو کہ دوستوں نے بعد میں مجھے بتایا۔ الحمد للہ۔

مجھے بے حد شرمندگی ہوتی ہے کہ میں ایک ادنیٰ ناچیز خادم ہوں۔ تمام ملک سے اطلاعیں ملتی رہیں کہ عورتیں مرد سب یکجان ہو کر رو رو کر دعائیں کرتے رہے ہیں۔ میرے اور میرے ساتھ کے زخمی احباب کی خیر و عافیت اور درازی عمر کے لئے، دیہات سے بھی اطلاعیں ملتی رہیں کہ بعض عورتیں روزہ بھی رکھتی رہیں۔ میں دل و جان سے پوری جماعت کے تمام نفوس کا شکر گزار ہوں۔ دعا گو رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ والی جماعت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ بیرون ملک کے میرے پیارے دوست احباب اور جماعتیں ضرور دعائیں کرتی رہی ہوں گی۔ سب سے بڑھ کر

باقی صفحہ 6 پر

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

قومی جائزہ

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اپنی ایک تحریر بعنوان "پاکستان کی قومی تاریخ کا حقیقت پسندانہ جائزہ" میں لکھتے ہیں۔

"آیئے ہم ان 53 سالوں میں اجتماعی زندگی کے مختلف گوشوں کا جائزہ لیں کہ ہم نے کیا کھویا کیا پایا؟

1) ان گزشتہ 53 سالوں میں اگرچہ دستوری سطح پر کچھ پیش رفت ہوئی ہے اور ہم نے دستوری سطح پر اللہ کی حاکمیت کو تسلیم کیا ہے لیکن دوسری طرف دستور میں نفاذ شریعت کی راہ میں قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی کردی گئی ہیں جس کے باعث دستور پاکستان منافقت کا پلندہ بن کر رہ گیا ہے۔

2) اسی طرح سیاسی طور پر ہم قیام پاکستان سے اب تک افراتفری کا شکار رہے۔ پاکستانی قوم مختلف قومیتوں میں منقسم ہو چکی ہے اور ہم سیاسی سطح پر ایک نابالغ (Retarded) قوم کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

3) معاشی طور پر ہمارا ریکارڈ بدترین ہے۔ پوری معیشت کا تانا بانا سود اور جوئے پر مبنی ہے۔ ظالمانہ جاگیرداری نظام جوں کا توں موجود ہے۔ محنت کسان کرتا ہے' عیش جاگیردار کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ صدر ایوب کے دور حکومت میں صنعتی ترقی کے نتیجے میں ایک ایسا نو دولتیا طبقہ وجود میں آچکا ہے جس نے اسراف و تبذیر کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔

4) سماجی سطح پر بے پردگی' بے حیائی اور فحاشی عام ہو چکی ہے۔ میڈیا سفلی جذبات کو ابھارنے کا پورا سامان مہیا کر رہا ہے جس کے نتیجے میں بے راہ روی اور گینگ ریپ عام ہے۔

5) امن وامان کی سطح پر قتل' ڈکیتیاں' دہشت گردی' چوریاں' غارت گری اور اغوا برائے تاوان معمول کا حصہ بن گئے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ہمارے وزیر اعظم بھی جنہیں اسلام کے نظام عدل وقسط میں صرف سزاؤں اور تعزیرات والا حصہ پسند ہے' شریعت بل جلد منظور کرانے کے لئے بے چین ہیں تاکہ ملک میں امن وامان قائم ہو سکے۔

6) تعلیمی سطح پر دینی و دنیاوی تعلیم کی تقسیم اب بھی باقی ہے جو انگریزی دور کی پیداوار ہے کیونکہ انگریز کے دور میں کالجوں' یونیورسٹیوں میں دینی تعلیم نہیں دی جارہی تھی۔ اس لئے دینی مدرسے کھولنے پڑے' لیکن اب ان کا کیا جواز ہے؟ شرح خواندگی خطرناک حد تک کم ہو چکی ہے۔ تعلیم کو پبلک سیکٹر سے ختم کرکے پرائیویٹائز کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ تعلیم اب ملک کی ایک بڑی اور نفع بخش صنعت بن گئی ہے۔

7) اخلاقی سطح پر پوری قوم منافقت کی علمبردار بن کر ابھری ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب بولے جھوٹ بولے' وعدے کرے تو وعدہ خلافی کرے اور امین بنایا جائے تو خیانت کا مرتکب ہو اور خود ایسا شخص نمازی اور روزہ دار ہو' وہ منافق ہے۔"

چنانچہ جھوٹ' خیانت اور وعدہ خلافی من حیث القوم عروج پر ہے۔

8) فرقہ واریت اگرچہ پہلے بھی تھی' شیعہ سنی کا مسئلہ پہلے بھی تھا۔ ماہ محرم میں شیعہ سنیوں میں کھٹ پٹ ہو جایا کرتی تھی لیکن جس انداز سے اب پاکستان میں فرقہ وارانہ قتل وغارت ہو رہی ہے اس کی مثال پوری اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" 2 فروری 1999ء)

فرقہ واریت کا جہنم

روزنامہ "جسارت" کے اداریہ نگار لکھتے ہیں۔

"جب مسلمانوں نے اپنا ایک مشترکہ نصب العین اپنایا تھا۔ اس کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا تھا تو فرقہ واریت اپنی موت آپ مرگئی۔ پاکستان بننے کے بعد بھی جب تک لوگوں میں تعمیر پاکستان کا جذبہ زندہ تھا شیعہ سنی جھگڑے محدود تھے اور ملک کے لئے چیلنج نہیں تھے لیکن رفتہ رفتہ دونوں طرف کے فرقہ پرستوں نے جو مقدس لبادوں اور عماموں میں ملبوس تھے' فرقہ واریت کا زہر پھیلانا شروع کیا' محراب ومنبر سے تعصب کی آگ بھڑکائی گئی' علمی اور تحقیقی تصانیف کے نام پر تصادم پیدا کرنے والا نیا لٹریچر آیا اور اشتعال انگیز تقریروں کے کیسٹ عام ہو گئے اور

ان سب کے منطقی نتیجہ کے طور پر فرقہ پرستوں کی مسلح تنظیموں کا آغاز ہوا۔ سیاسی جماعتوں نے انہیں اپنا حلیف بنایا اور بزم سیاست میں ان فرقہ پرستوں کو جگہ دی۔ اس حرکت کے مرتکب تمام سیاسی گروہ ہوئے۔ ووٹوں کی خاطر سپاہ صحابہ لشکر جھنگوی' تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اور دوسری فرقہ وارانہ تنظیموں کو سیاست میں اعلیٰ مقام دیا گیا اس پذیرائی سے بھی فرقہ پرست مضبوط ہوئے۔ ابتداء میں فرقہ وارانہ نقطہ نظر اور تعصب کے حامل لوگوں میں کچھ حدود کی پابندی تھی' انہیں پاکستان اور اتحاد بین المسلمین کا بھی خیال تھا لیکن جلد ہی یہ لوگ پیچھے دھکیل دیئے گئے اور ان کی جگہ وہ لوگ آگئے اور چھا گئے جو مار دھاڑ کا نظریہ رکھتے تھے اور کلاشنکوف یا بم دھماکوں کو اپنی فرقہ وارانہ سیاست کی بنیاد بنا چکے تھے۔ ان کے شر سے نہ نمازی محفوظ ہیں' نہ روزہ دار' نہ عدالتوں کے جج' نہ پروفیسر اور دانشور' یہ سلسلہ جاری ہے اور خاص طور پر پنجاب میں اس نے خطرناک صورت اختیار کی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سخت اقدامات کئے ہیں۔ سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی کے افراد کو پچھلے چند ماہ سے گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ان کے کئی افراد پولیس مقابلہ میں بھی مارے گئے ہیں لیکن فرقہ واریت کا سانپ زخمی ہونے کے بعد زیادہ زور سے پھنکارنے اور ڈسنے لگا ہے.....

ماضی کی تاریخ اسلام سے یہی سبق ملتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ نقصان غیروں سے نہیں اپنوں سے پہنچا ہے اور فرقہ وارانہ جھگڑوں نے امت واحدہ کو منتشر کیا اور اب بھی یہ فرقہ واریت یہی انتشار اور تصادم پھیلا رہی ہے' لوگوں کی کسی فرقہ سے وابستگی غلط نہیں ہے خواہ یہ کتنی ہی گہری ہو اس سے اسلام کو خطرہ نہیں' خطرہ اس لئے پیدا ہوا ہے کہ مسلمان اسلام کے اصل نصب العین اور اصل اقدار کو فراموش کر کے ضمنی فروعی مسائل کو اصل مذہب بنا بیٹھے ہیں اور اس پر لڑ مر رہے ہیں۔ ایک طرف لسانی تعصب کی آگ ہے دوسری طرف فرقہ واریت کا جہنم سلگ رہا ہے۔ یہ آگ بجھانے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارا وجود جل کر راکھ ہو جائے گا۔"

(روزنامہ "جسارت" 6 جنوری 99ء)

عدم تحفظ کا جہنم زار

سابق عبوری وزیر اعظم جناب ملک معراج خالد صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

مملکت کے بنیادی ستون یعنی عدلیہ' مقننہ اور انتظامیہ کی بنیادیں مسمار کی جا چکی ہیں۔ اور حکمران قیادت نے ان کو اپنے ذاتی اور گروہی سیاسی مفادات کے تابع رکھنے اور آلہ کار بنانے کی خاطر ان کے آزادانہ کردار کو کلی طور پر مفلوج کر دیا ہے۔ اور ان کی طرف سے فرائض کی انجام دہی کو ناممکن بنا دیا ہے۔ جس سے ساری قوم مایوسی' بے اعتمادی اور بے یقینی کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔

نسلی' لسانی' اور علاقائی تعصبات نے قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور ساری قوم باہم دگر متحارب گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ ملک بھر میں جنگ وجدال کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ فرقہ واریت نے پاکستان کے اسلامی تشخص کو تباہ وبرباد کرکے رکھ دیا ہے۔ ہر شہری جان ومال اور عزت و آبرو کے عدم تحفظ کے جہنم زار میں گرفتار ہے۔ اور دہشت گردی' تشدد' قتل و غارت گری' رہزنی اور ڈاکہ زنی نے لاقانونیت کے عذاب کو ساری قوم پر مسلط کر دیا ہے۔

عدل اجتماعی کے ناگزیر تقاضوں کی پامالی کی وجہ سے قومی دولت کو ایک حقیر اقلیت لوٹ رہی ہے۔ لوٹ چکی ہے۔ اور ہر شعبہ زندگی میں مافیا کا راج ہے۔ بیکاری' بے روزگاری' مہنگائی اور افراط زر کے عفریت دندنا رہے ہیں اور حکومتی مناصب پر فائز عناصر کی کرپشن اور بدعنوانی نے عام معاشرتی اور اخلاقی قدروں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے اور اس طرح اجتماعی طور پر قوم حرام کی خوگر بنائی جا چکی ہے۔ عرشی اور فرشی طبقہ کے درمیان تفاوت اور ناہمواری نے طبقاتی منافرت کو ہولناک شکل دے دی ہے۔ رواداری' برداشت اور تحمل کی بجائے انتقام' جبر اور تشدد ہمارے سیاسی کلچر کا طرہ امتیاز بن کر رہ گئے ہیں۔ غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ثقافت کو قابل خواہش بنایا جا چکا ہے.....

قومی سطح پر ہم خوف وحزن کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ معاشرتی سطح پر ہم شکست و ریخت سے دوچار ہیں۔ ایک اذیت ناک نفسا نفسی کا عالم ہے.... روشن خیالی' انسان دوستی'

عالی ظرفی' عفو ودرگزر' بھائی چارہ اور فلاح عوام کے رویے ان کی ہی تنگ نظری بنیادی انسانی آزادیوں سے بیزاری' قومی غیرت و حمیت سے بے نیازی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں.....

حقائق کا بے لاگ تجزیہ ثابت کرتا ہے کہ حتمی دھماکہ وہ ہوگا جو ساری قوم کے اندر کے وجود کو ہلا کر رکھ دے گا اور حیوانیت کی جگہ انسانیت لے لے گی۔"

(ماہنامہ "سپوتنک" لاہور جنوری 99ء ص 6 تا 9)

مقتدا کی علامات

دیوبندی عالم مولوی احمد علی' لاہور (جنہیں "شیخ التفسیر" اور "امام الاولیاء" کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے) کا ایک غور طلب بیان:-

"برادران اسلام! سید المرسلین خاتم النبین رحمتہ للعالمین کا ارشاد ہے۔ "لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر وذراعاً بذراع" اے مسلمانو! تم پہلوں کے طریقوں کی بالشت کے بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ کی ضرور تابعداری کروگے۔

دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ آپؐ کی امت میں سے جو بہتّر فرقے پہلوں یعنی یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے وہ سب دوزخ میں جائیں گے اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہر عالم اور ہر پیر کے پیچھے نہ لگنے پائیں بلکہ فقط اس عالم کے سامنے زانوئے ادب طے کریں جو ہمیں کتاب وسنت کی تعلیم دے اور فقط اس پیر کو اپنا مقتدا بنائیں جو کتاب وسنت کا پورا پابند ہو۔ اور ہمیں اس کی صحبت میں رہ کر شریعت کی پابندی کی توفیق ہو۔ اور اگر ہم شریعت کی خلاف ورزی کریں تو وہ فوراً ہم پر گرفت کرے۔ ورنہ جو صوفی شریعت کے مخالف ہو وہ خواہ آسمان پر اڑتا ہوا آئے۔ لاکھوں مرید پیچھے لگا کر لائے' قبلہ عالم کہلائے مگر ہمیں اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی گناہ ہے اور اس کی بیعت کرنا حرام ہے۔ اگر ہو جائے تو توڑنا فرض عین ہے وما علینا الا البلاغ۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور 24 تا 30 جنوری

مکرم خلیق احمد لکی صاحب

ایک خادم دین - رفیق احمد فوزی صاحب

آہ میرے پیارے بڑے بھائی جان رفیق احمد فوزی جوانی ہی میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی وفات کا یقین نہیں آتا۔ اپنی زندگی کے 46ویں برس میں اپنی جان اس کے اصل مالک کے سپرد کر دی۔ آپ راولپنڈی کے مشہور بزرگ قاضی بشیر احمد بھٹی مرحوم کے نواسے' محترم محمد نصیب عارف صاحب کے سب سے بڑے فرزند اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم آف ربوہ کے داماد تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم راولپنڈی میں حاصل کی اور راولپنڈی کے مشہور گورنمنٹ گارڈن کالج سے بی۔ ایس۔ سی پاس کی۔ بعدازاں آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی اور ابتداء میں ایف جی سرسید سکول مال روڈ راولپنڈی میں معلم کے فرائض انجام دیئے۔

بچپن ہی سے ایسے ماحول میں پلے بڑھے کہ آپ کا دل دینی خدمت کے جذبے سے سرشار تھا۔ اور مالی قربانی کا جذبہ تو جیسے کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا تھا۔ جس کی عمدہ مثال وصیت جیسی برکت سے نہایت کم عمری ہی میں فیض یاب ہونا تھا۔ آپ نے اپنی پہلی تنخواہ کے ساتھ ہی وصیت کر لی تھی۔ خدا کے فضل سے آپ نے خدام الاحمدیہ میں رہ کر بڑا کام کیا۔ 1967ء سے 1982ء تک مسلسل پہلے اطفال میں اور پھر خدام الاحمدیہ راولپنڈی میں کسی نہ کسی شعبے میں خدمات انجام دیتے رہے۔ تین دفعہ سائیکل سفر کے ذریعے راولپنڈی سے ربوہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شمولیت اختیار کی۔ 1982ء میں راولپنڈی کی اس وقت کی دو مجالس میں سے ایک قیادت صدر راولپنڈی کے قائد خدام الاحمدیہ تھے کہ جماعت کی نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف ہو کر بطور معلم نائیجریا چلے گئے اور وہاں انتہائی دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں میں خدمت کرتے رہے۔ پھر وہاں تین سال مکمل کر کے واپسی پر ناروے میں مقیم ہو گئے۔ اور قریباً چودہ سال ناروے میں رہ کر وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

آپ کو تعلیم و تدریس سے جو دلچسپی تھی اس کا سلسلہ آپ نے ناروے میں بھی جاری رکھا۔ اپنی توجہ تعلیم کی طرف مرکوز رکھی اور بڑی محنت کی۔ وہاں کی زبان سیکھی اور اس میں وہاں کی سائنسی تعلیم حاصل کی اور وہاں کے سرکاری سکول میں سائنس ٹیچر کے طور پر اپنا لوہا منوایا۔ آپ بتاتے تھے کہ یہ لوگ مجھ غیر ملکی کو یہ جاب نہیں دیتے تھے اور اس چیز کو نہیں مانتے تھے کہ کوئی باہر کا شخص اتنی قابلیت حاصل کر سکتا ہے لیکن آخر کار ان کو ماننا پڑا۔

اپنے بچوں کی تربیت کے سلسلے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور ہر اتوار کو دوسرے شہر Drammen سے اپنے بچوں کو Oslo اطفال کی دینی کلاس میں شرکت کے لئے لے کر آتے اور کہتے تھے کہ اگر بچوں کی تربیت کے لئے اس سے بھی زیادہ دور سے آنا پڑے تو آنا چاہئے۔ اور کہتے تھے کہ اگر میں بھی اوروں کی طرح ریسٹورنٹ وغیرہ میں اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کام کرتا تو بچوں کی تربیت نہ ہو پاتی۔ Weekend کی دوسری چھٹی میں اپنے شہر کے بازار میں دعوت الی اللہ کا اسٹال لگاتے جس میں نارویجین زبان میں لٹریچر رکھا ہوتا تھا۔ غرض کہ ساری زندگی گویا دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور خدمت بھی شوق کے جذبے سے کرتے تھے۔

اور ایک خاص بات جو خاکسار ان کی بتانا چاہتا ہے وہ یہ کہ آپ نے مسلسل کام کیا اس میں کبھی کمی نہیں آئی۔ آپ نے ساری زندگی بڑی تنگ و دو میں مگر کامیاب گزاری۔ ہر کام خود کرنے کے عادی تھے۔ کفایت شعار تھے اور اسراف کو ناپسند کرتے تھے۔ خواہ کچھ ہو جاتا لیکن خوب حوصلہ مندی کا مظاہرہ کرتے۔

ہمارے بھائی جان ایک اچھے مقرر اور قائدانہ صلاحیتوں سے مالا مال تھے اور جرات مند انسان تھے۔ ان کا ہم پر ہمیشہ بالا ہاتھ رہا۔ وہ ویسے بھی بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے اور حقیقت میں بھی ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کیا۔ انہیں چھوٹے بہن بھائیوں کی بڑی فکر رہتی۔ ہمارے مسائل خود سنتے اور بہتری کے لئے مشورے سے نوازتے رہتے۔ ایک خوبی ان میں یہ بھی تھی کہ جو بھی انہیں ناروے سپانسر کے لئے کہتا وہ اسے سپانسر کر دیتے۔ اس طرح انہوں نے بہت سے لوگوں کو باہر بلایا۔

آپ فروری 1999ء میں پاکستان آئے تو کسی کو معلوم نہ تھا کہ آپ Lungs Cancer کے موذی مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ مارچ 1999ء واپس ناروے پہنچ کر بیماری کھلی تو سب دھک سے رہ گئے۔ آپ نے اس موقع پر بھی حوصلہ مندی کا مظاہرہ کیا اور دوسروں کو تسلی دیتے رہے۔ آپ نے علاج کے دوران انتہائی صبر و تحمل اور کمال ضبط کا مظاہرہ کیا۔ اور سات ماہ بیماری سے جنگ کرنے کے بعد آخر کار 29۔ اکتوبر 1999ء بروز جمعۃ المبارک خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کو ناروے میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ ہر کوئی ان کی وفات پر حیران اور ششدر تھا۔ پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے بطور شفقت خود آپ کا نکاح بھی لندن میں ارشاد فرمایا تھا' اپنے خط میں تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ عزیزم فوزی کی وفات کا بے حد دکھ ہے۔ ان کے بارے میں ساری اطلاعات ملتی رہیں اور اس طرح دعا کا موقع ملتا رہا لیکن بہر حال خدا کی تقدیر غالب آئی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی جان کی ہر طرح مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ نے پسماندگان میں بیوی کے علاوہ دو بیٹے بعمر 11 سال اور 14 سال چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر دے۔ آمین

وقف جدید تعلیم و تربیت کا ایک بڑا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

○ "مجھ پر یہ امر واضح نہیں تھا کہ کوئی حقیقی ضرورت ایسی ابھری ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہ تحریک کی جائے اور اندازہ تھا کہ ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اس لئے آمد کے ذرائع بھی بڑھنے چاہئیں۔ لیکن بعد کے حالات سے پتہ چلا کہ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی سے تحریک دل میں ڈالی گئی تھی کیونکہ اچانک (دعوت الی اللہ) میں ایسی سرعت پیدا ہو گئی اور دنیا کا رجحان احمدیت کی طرف اس تیزی سے بڑھنے لگا کہ ان کو (دعوت الی اللہ) کرنے کا تو الگ مسئلہ' ان کی تربیتی ذمہ داریوں کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑی مالی ضروریات درپیش تھیں۔ کیونکہ انہی میں سے مربی نکالنا' ان کی تربیت کے سامان کرنا' ان کو جگہ جگہ جلسوں کے ذریعہ اور تربیتی کلاسز کے ذریعہ اس دین کی تفصیل سمجھانا جس کو عموماً بغیر سمجھے عامۃ الناس قبول کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف احمدیت کے لئے خاص نہیں دنیا کے ہر مذہب کا یہی حال ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27۔ دسمبر 1996ء بیت الفضل لندن)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 4

پیارے حضور انور کی دعائیں ہم نالائق خدام کے لئے ہم جس قدر بھی اللہ کے حضور شکر کریں کم ہوگی۔ ہمیشہ سربسجود رہنا چاہئے۔

خاکسار کا دایاں پاؤں گھٹنے کے نیچے سے کاٹ دیا گیا۔ اس پر بہت شکر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عاجز کو اس قدر خوش قسمت بنایا ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے اپنی انگلی کٹ جانے اور خون بہنے پر انگلی کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ اے میری انگلی تو خوش قسمت ہے کہ اللہ کی راہ پر خون بہایا۔ ہو سکتا ہے اسی وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی مغفرت مجھے مل جائے۔ میرے تمام گناہ معاف فرمائے۔ اب دکھ ہے کہ میرے بعض زخمی بھائی مکمل صحت یاب نہیں ہوئے۔ ان کی صحت یابی میں کچھ دن اور لگیں گے۔ بعض کو زیادہ نقصان ہوگیا۔ جیسے مکرم عبدالرزاق صاحب کی ایک آنکھ میں شاید بصارت واپس نہ آئے۔ پاؤں میں بھی نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ ہمیشہ اپنے سایۂ رحمت میں رکھے۔ آمین

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی۔ مارچ 2000ء)

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 3

ساٹھ روپے ایک اشتہار کے لئے جس کی اشاعت ضروری تھی برداشت کرے گی؟ اب اندازہ کریں وہ زمانہ کیسا تھا ایک اشتہار کی اشاعت کے لئے آپ کو اپیل کرنی پڑی۔ ساٹھ روپے کی ضرورت تھی اور جانتے تھے کس سے اپیل کرنی ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب عرض کرتے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا اور کپورتھلہ واپس آکر اپنی اہلیہ کے سونے کی ترلی فروخت کر دی۔ اس زمانے میں ساٹھ روپے میں سونے کی ترلی فروخت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کافی وزنی ہوگی اور بہت قیمتی ہوگی اور احباب جماعت میں سے کسی سے ذکر ہی نہیں کیا۔ آگے ان کے الفاظ ہیں بڑے مزے کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور ساٹھ روپے لے کر میں اُڑ گیا۔ تو دوڑتے ہوئے چلا گیا یعنی ہلکے قدموں کے ساتھ ناچتا گاتا مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ لدھیانہ جا کر پیش خدمت کئے۔ چند روز بعد منشی اروڑا صاحب بھی لدھیانہ آگئے۔ اب منشی اروڑا صاحب بھی غیر معمولی فدائیت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔ بے حد موقعہ کی تلاش میں رہنے والے کہ کب جماعت کی خدمت کی توفیق ملے اور میں خرچ کر سکوں۔

حضرت مسیح موعود(۔) نے اس خیال سے کہ میں نے کہا تھا جماعت کپورتھلہ یہ رقم دے دے' اس خیال سے آپ نے سمجھا کہ کپورتھلہ نے ہی دیئے ہوں گے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود(۔) نے منشی اروڑے خان صاحب سے کر دی' کہ شکریہ آپ کی جماعت بڑے موقع پر کام آئی۔ ساٹھ روپے کی ضرورت تھی اور فوراً پہنچ گئے۔ منشی اروڑے خان کو اتنا غصہ آیا کہ منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ پھر ساری عمر اس شخص نے مجھے معاف نہیں کیا کہ تم ہوتے کون تھے کہ ساری جماعت کی طرف سے آپ ہی خدمت کر دو۔ حضرت مسیح موعود(۔) نے یہ دیکھ لیا کہ غلطی ہو گئی ہے۔ کہا اسے ٹھنڈا کرو۔ آپ نے فرمایا منشی صاحب خدمت کرنے کے بہت سے مواقع آئیں گے آپ گھبرائیں نہیں۔ اس کے باوجود کہتے ہیں منشی صاحب مجھ سے ناراض رہے۔ اور خدمت کے آپ کو بہت مواقع ملے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔

(الفضل 31۔ اگست 98ء)

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ کا اقوام متحدہ کو انکار

سیرالیون میں ہزاروں افراد نے باغی لیڈر فوجے سینکو کے گھر کے سامنے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے اغوا کئے جانے والے اقوام اقوام متحدہ کے فوجیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اس دوران باغیوں نے مظاہرین پر فائرنگ کر دی جس سے پانچ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء امریکہ نے بھی اقوام متحدہ کے فوجی چھڑانے سے انکار کر دیا۔ اقوام متحدہ نے مزید 2000 فوجی سیرالیون بھیجنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

ابو سیاف گروپ 3 یرغمالیوں سمیت فرار

فلپائن میں مسلح علیحدگی پسند ابو سیاف گروپ کے ارکان فوج کا گھیراؤ توڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اپنے ساتھ تین یرغمالیوں کو بھی لے گئے جن میں ایک مرد اور دو خواتین شامل ہیں فوجی ذرائع کے مطابق علیحدگی پسند جنگل میں چھپ گئے ہیں جبکہ باقی اٹھارہ یرغمالیوں کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا اور وہ کہاں گئے۔

چیچن صدر کا امن منصوبہ

چیچن صدر ارسلان مسخادوف نے چیچنیا میں سات ماہ سے جاری تنازعہ کے خاتمے کیلئے روس کو غیر مشروط بات چیت کی پیشکش کی ہے۔ اور اس سلسلے میں ایک امن منصوبہ پیش کیا ہے۔ اے ایف پی نے چیچن صدر کے حوالے سے بتایا کہ کئی تجاویز پر مشتمل ایک دستاویز روسی حکام کو بھیج دی گئی ہے جس میں چیچنیا سے فوج کی واپسی امن بات چیت شروع کرنے چیچن جانبازوں کو عام معافی دینے اور چیچنیا میں سول انتظامیہ کی تجاویز شامل ہیں۔

امریکہ کی ٹاپ سیکرٹ ایٹمی لیبارٹری بند

نیو میکسیکو کی ٹاپ سیکرٹ نیوکلیئر لیبارٹری جہاں پہلا ایٹم بم بنایا گیا تھا بند کر دی گئی کیونکہ وہاں نزدیک ہی جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے اور خدشہ ہے کہ آگ سے لیبارٹری پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں سینکڑوں افراد وہاں سے چلے گئے ہیں۔ آگ پر قابو پانے والا عملہ آگ پر قابو پانے میں ناکام ہو چکا ہے۔ حکام نے وہاں ایمرجنسی کا نفاذ کر دیا ہے "سکول بند کر دیئے گئے ہیں اور درجنوں افراد کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے۔

لنکن حکومت کا عزم

سری لنکن حکومت نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ سرکاری فوج آخری گولی اور آخری دم تک شمالی جزیرے جافنا کا دفاع کرے گی۔ سری لنکا کے جونیئر وزیر دفاع نے پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے تامل باغیوں کی یہ پیشکش مسترد کر دی ہے جس میں انہوں نے جافنا سے نکلنے کے لئے سرکاری فوج کو امان دینے اور عارضی جنگ بندی کی پیشکش کی تھی انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نہ صرف جافنا کا دفاع کرے گی بلکہ باغیوں سے ایلی فنٹ پاس بھی واپس لے گی۔

بھارت میں بس کو حادثہ 25 مسافر ہلاک

بھارت میں ایک بس کے حادثے میں 25- افراد ہلاک اور 16 زخمی ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ بھارت کی ریاست مغربی بنگال میں حادثہ اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار بس موڑ کاٹتے ہوئے الٹ گئی اور گہری کھائی میں جا گری۔ 19 لاشیں کرین کے ذریعے نکالی گئیں۔ جبکہ بس کو نکالنے کی کوششیں جاری ہیں۔ کچھ لاشیں بس میں پھنسی ہوئی ہیں۔

ایران کا طیارہ گر کر تباہ۔ دو افراد ہلاک

ایران کا ایک مائیکرو لائٹ طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جس کے باعث دو افراد ہلاک ہو گئے۔ طیارے میں یوکرائنی پائلٹ اور ایرانی معاون پائلٹ سوار تھے۔ طیارہ تربیتی پرواز پر تھا۔

آزادی کی تقریبات میں 2 بم برآمد

روسی جمہوریہ داغستان کے دارالحکومت میں دو طاقتور بموں کے پھٹنے سے قبل ناکارہ بنا دیا گیا۔ بی بی سی کے مطابق ریموٹ کنٹرول کے ذریعے چلنے والے دونوں بم وسطی شہر میں اس مقام پر رکھے گئے تھے جہاں کچھ دیر بعد ہی یوم فتح کی تقریبات ہونے والی تھیں۔

جنوبی کوریا کا اعتراف

جنوبی کوریا نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ اس کے پاس شمالی کوریا سے نمٹنے کے لئے کیمیائی ہتھیاروں کا ذخیرہ ہے جنوبی کوریا کی وزارت دفاع کے ترجمان نے اس خبر کو صحیح قرار دیا کہ ان کے پاس کیمیائی ہتھیار موجود ہیں۔ یاد رہے کہ جنوبی کوریا نے کیمیائی ہتھیار تلف کرنے کے معاہدے سی ڈبلیو سی پر دستخط کر رکھے ہیں۔

فلپائن 82 فوجی ہلاک

فلپائن میں گزشتہ دو ہفتوں کے دوران مسلم علیحدگی پسندوں اور فوج کے درمیان جھڑپوں میں 82 فوجی ہلاک اور 468 زخمی ہو گئے۔ یہ بات فوجی ترجمان نے ایک گفتگو میں بتائی۔

امریکہ لیڈر کے طور پر ناکام

بین الاقوامی بحرانوں کو حل کرانے میں امریکہ زیادہ دلچسپی نہیں لے رہا اور نئی صدی کے آغاز پر اس نے سپر لیڈر ہونے کا کوئی ثبوت بھی نہیں دیا۔ انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار سٹریٹجی نے ایک ریویو میں بتایا کہ دنیا کا خیال تھا کہ امریکہ روس کی سرد جنگ کے خاتمے کے بعد کافی مضبوط ہو جائے گا لیکن دنیا کے مسائل کو ختم کرنے میں امریکہ نے کوئی کردار ادا نہیں کیا۔

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب آف ناروے کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیزہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم میاں مبارک احمد صاحب (انصاف کمپنی) دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 2000-3-19 منعقد ہوئی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔

قبل ازیں عزیز عبدالمنعم ناصر صاحب کا نکاح مورخہ 99-5-23 کو بیت مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے عزیزہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم میاں مبارک احمد صاحب کے ساتھ بحق مہر پچیس ہزار ناروجین کراؤن پڑھا تھا۔

26- مارچ کو اوسلو ناروے میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد کی گئی۔

عزیزہ امۃ النور حضرت بابو نواب دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی ہیں۔ جبکہ مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب محترم خواجہ عبدالحئی صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ کے پوتے اور حضرت میاں عبدالرحیم صاحب عرف پوہلر (مرحوم) رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم کیپٹن ڈاکٹر فاروق اکرام صاحب ابن مکرم گروپ کیپٹن ملک اکرام خالد صاحب ساکن فضائیہ کالونی راولپنڈی کا نکاح عزیزہ ڈاکٹر ایوشا احمد صاحبہ بنت مکرم کیپٹن نذیر احمد جدون صاحب ساکن F-10/3 اسلام آباد کے ہمراہ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 21- اپریل 2000ء بروز جمعۃ المبارک بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

مکرم کیپٹن ڈاکٹر فاروق اکرام صاحب محترم ملک محمد یعقوب صاحب (مرحوم) آف بھیرہ کے پوتے اور مکرم کرنل ستار بخش ملک صاحب آف اسلام آباد کے نواسے ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر ایوشا احمد صاحبہ محترم فریدون خان صاحب جدون آف ایبٹ آباد کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد صاحب آف جرمنی حال دارالعلوم غربی ربوہ ابن مکرم چوہدری نور محمد صاحب (مرحوم) نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم آصف اقبال صاحب محلہ ناصر آباد غربی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نائب وکیل وقف نو۔ بیت الاظہار ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے سسر مکرم خواجہ منیر احمد صاحب (ریٹائرڈ) اسسٹنٹ ڈائریکٹر انفریشن مقیم دارالعلوم غربی الف حلقہ خلیل ابن مکرم خواجہ ظہیر احمد صاحب سیکھوانی ایک طویل علالت کے بعد مورخہ 11- اپریل 2000ء کو صبح سات بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 61 سال وفات پا گئے۔

13- اپریل کو بعد نماز عصر بیت المہدی ربوہ میں مکرم عبدالماجد صدیقی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم منیر احمد نیب صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی الف نے دعا کروائی۔

مرحوم کے اکلوتے فرزند عزیزم خواجہ شکیل احمد صاحب وفات کی خبر سن کر جرمنی سے آکر نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہو گئے تھے۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔

○ مکرم صوبیدار (ر) محمد اقبال صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم کے بھائی محمد شیر صاحب ولد ملک عبدالجبار خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ٹوپی تحصیل وضلع صوابی مورخہ 2000-4-23 کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے اگلے روز شام 5 بجے امیر صاحب پشاور مکرم ارشاد احمد خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم کے 5 بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں جن میں سے ایک بیٹی غیر شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 10 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 11- مئی۔ غروب آفتاب۔ 6-57
جمعہ 12- مئی۔ طلوع فجر۔ 3-39
جمعہ 12- مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-12

کرپشن کوئی جواز نہیں

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ کرپشن حکومت کے خاتمہ کا جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کا دائرہ اختیار ختم نہیں ہوا۔ چیف جسٹس اور صدر کے ٹیلی فون ٹیپ ہوں تو ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوشواروں میں غلط اعداد و شمار کرپشن نہیں۔ پی سی او کے تحت حلف کا مطلب تبدیلی کی حقیقت تسلیم کرنا ہے۔ عدالتی نظرثانی کا اختیار چھوڑنا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اثاثوں کے گوشوارے داخل نہ کرنا کرپشن نہیں۔ عدالت ملک کو ابتر صورت حال سے نکالنے کی راہ دکھانا چاہتی ہے۔ ہمیں محاذ آرائی سے بچ کر حل تلاش کرنا چاہئے۔

صرف نواز شریف نشانہ ہیں

مسلم لیگ کے وکیل سابق وزیر قانون خالد انور نے فوجی حکومت کے قیام کے جواز کے خلاف دلائل دیتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت کے خاتمے کا معاملہ نہیں۔ یہاں تو پورا آئین ختم کر دیا گیا ہے۔ صرف نواز شریف کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ فوج نے آئی جے آئی کو جنم دیا۔ آئی ایس آئی نے 90ء میں انتخابات میں فنڈز دیئے۔ سیاستدانوں کو رقمیں دینے والے احتساب کیا کریں گے؟ نیب نے خود قرضے ری شیڈول کروائے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں کہیں بھی کرپشن کی بنیاد پر اسمبلی کی بساط نہیں لپیٹی گئی۔ کرپشن کم نہیں ہوئی بڑھی ہے۔ کرپشن عالمی رجحان ہے۔

ایس ایم ظفر کے دلائل

سپریم کورٹ میں عدالتی معاون ایس ایم ظفر نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ عدلیہ نازک موڑ پر کھڑی ہے۔ نیا حلف عدالت کا حق سماعت ختم نہیں کر سکتا۔

احتساب کیلئے امریکہ سے مدد

نیب کے سربراہ جنرل محمد امجد نے کہا ہے کہ احتساب کے لئے امریکہ سے مدد لیں گے۔ احتساب کے عمل کو تیز کرنے کیلئے غیر ملکی ماہرین کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے۔ امریکی ایف بی آئی سے معاملہ جلد طے پانے کی امید ہے۔ دو غیر ملکی تحقیقاتی ادارے جلد پاکستان آ رہے ہیں۔ معیشت کی تباہی کی وجہ قرضے نہیں کرپشن اور ٹیکس چوری ہے۔

جنرل امجد کے دورے

نیب کے سربراہ جنرل امجد نے امریکہ' برطانیہ' اور فرانس کا دورہ کیا اور اعلیٰ سرکاری حکام' تحقیقاتی اور قانونی اداروں سے اہم بات چیت کی۔ انہوں نے کہا کہ اندھا احتساب نہیں ہوگا۔ ایک رات میں احتساب ناممکن ہے۔ وائٹ کالر کرائم پکڑنا آسان نہیں۔ میڈیا ٹرائل کی بجائے ٹھوس تحقیقات پر یقین رکھتے ہیں۔ جنرل امجد نے کہا کہ ڈوبے قرضوں کی مالیت 99- ارب تھی جس میں سے 37- ارب وصول ہوئے ہیں۔

قوم جدوجہد شروع کردے

لانڈھی جیل میں اسیر سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے قوم غیر آئینی حکومت کو فارغ کرنے کی جدوجہد شروع کر دے۔ بیگم کلثوم نواز سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ قحط سے متاثرہ افراد کیلئے امدادی کارروائیاں تیز کر دیں۔

راولپنڈی میں بم دھماکہ

گنج منڈی راولپنڈی میں ایک دھماکہ ہوا۔ بم گھریلو ساخت کا تھا۔ ایک کھمبے کے نیچے رکھا گیا تھا۔ کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔

عوام مطمئن نہیں

تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ لٹیرے آزادانہ دندنا رہے ہیں۔ عوام احتساب سے مطمئن نہیں۔ دو سو کے قریب کرپٹ سیاستدانوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا جائے ورنہ حکومت عوام کی حمایت کھو دے گی۔ مسلم لیگ اور پی پی جلد ختم ہو جائیں گی۔

حکومت مکمل ناکام

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ نمائشی اقدامات دھوکہ دہی کے مترادف ہیں۔ حکومت نے عوام کو ریلیف دینے کے لئے کچھ نہیں کیا۔

ہمارا کچھ نہ بچے گا

انسانی حقوق پاکستان کی سابقہ چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر نے بھارت کے دوستی کے دورے سے واپسی پر کہا ہے کہ اگر پاک بھارت جنگ ہوئی تو ہمارا کچھ نہیں بچے گا۔

عزیز اللہ شیخ نے انکار کردیا

طیارہ کیس میں سندھ ہائی کورٹ کے روبرو نواز شریف کی پیروی کرنے والے سینئر وکیل عزیز اللہ شیخ نے پیروی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

"لاعلاج" امراض کا امکانی علاج
ہومیوپیتھی کا جدید ترین استعمال
ٹریننگ / علاج کے لئے
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر سجاد۔ علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

شرح چندہ روزنامہ الفضل ربوہ

اندرون ملک : روزنامہ -/750 روپے سالانہ — خطبہ جمعہ -/150 سالانہ

گلف۔ ایشیا۔ مڈل ایسٹ فار ایسٹ۔ افریقہ۔ یورپ: روزنامہ -/4200 روپے سالانہ۔ ہفتہ وار پیکٹ -/2800 روپے سالانہ

یو ایس اے۔ پیسفک۔ فجی ساؤتھ امریکہ۔ آسٹریلیا: روزنامہ -/6000 روپے سالانہ۔ ہفتہ وار پیکٹ -/4000 روپے سالانہ

﴿مینیجر﴾

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز ربوہ میں داخلے جاری ہیں

مورخہ 20 مئی 2000ء سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے کی آخری تاریخ 18 مئی 2000ء ہے۔ طالبات کے لئے علیحدہ لیب اور کلاسز (صبح و شام) مزید معلومات بذریعہ فون 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک ربوہ آ کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

الحمد اسٹیٹ
پراپرٹی ڈیلر
ہمارا نصب العین
اس ارض وطن میں ہر ایک کے لئے ہو گھر
پورے پاکستان میں کوئی نہ ہو بے گھر
پورے پاکستان میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مفت مشورہ حاصل کریں
ہر وقت ہر لمحے آپ کے ساتھ ساتھ
☎ 4993402
4993403
467003
467004
Haji Abdul Rauf
Chief Consultant
AHE
AL-HAMD ESTATE
Property Sale - Purchase
Mazzanine Floor, Taj Mahal Centre,
SB-8, Block-1, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61